وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے۔ وہ اگر مسلمانوں کو اقلیت بنانے کے خواب دیکھیں اور اسے اپنی صداقت کا نشان ٹھیرائیں تو یہ بات کسی طرح بھی اشتعال انگیز نہیں لیکن اگر مسلمان ان کی اسی خواہش کو سامنے رکھ کر ان سے یہ کہیں کہ وہ امتِ مسلمہ سے الگ ایک اقلیت ہیں تو اس معقول تجویز کے خلاف طوفان کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ اپنے اس موقف پر انہیں خود سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔

اس وقت پورے ملک میں مارشل لا نافذ ہے مگر اس کے باوجود یہاں قتل و غارت، ڈاکہ زنی، اغوا اور اسی نوعیت کے دوسرے بیسیوں جرائم میں بڑی سرعت کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے اور سماج دشمن عناصر بڑی دلیری کے ساتھ اور قانون سے قطعاً بے خوف ہو کر انتہائی سنگین قسم کی وارداتیں کر رہے ہیں۔ یہ صورتِ حال سخت تشویشناک ہے۔ اگر کسی معاشرے کے اندر یہ احساس پیدا ہو جائے کہ حکومت کی انتظامی مشینری اس کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت نہیں کر سکتی اور ملک کا قانون اس معاملے میں بے بس ہے تو قوم کے اندر مایوسی پیدا ہو جاتی ہے جو قومی نقطۂ نظر سے ایک نہایت خوفناک مرض ہے۔ جب ایک فرد مایوسی کے عالم میں تعمیری اندازِ فکر سے محروم ہو کر اپنی زندگی کو بے دریغ کسی خطرناک داؤ پر لگا دیتا ہے تو ایک مایوس معاشرے سے یہ امید کیسے کی جا سکتی ہے کہ وہ اس حالت میں مبتلا ہو کر ناکی کے راستے پر جانے سے بچا رہ جائے گا۔ لہٰذا اس وقت اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ قوم کے اندر مایوسی جیسے موذی مرض کو مزید سرایت کرنے کا موقع نہ دیا جائے۔ اس غرض کے لیے جہاں سماج دشمن عناصر کا بڑی سختی کے ساتھ اور بلا رو رعایت احتساب ضروری ہے، وہاں اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ حکومت مظلوموں کی دادرسی کا کوئی ایسا انتظام کرے جو سہل اور سادہ ہونے کے علاوہ موثر بھی ہو تاکہ عوام کے اندر پھر سے یہ احساس پیدا ہو کہ حکومت ان سے اور ان کے مصائب سے غافل نہیں ہے بلکہ انہیں دور کرنے کے لیے سچے دل سے فکرمند ہے۔ ہمیں یہ تسلیم ہے کہ یہاں مخلص ایماندار محنتی اور فرض شناس اہل کاروں کی دن بدن کمی ہوتی جا رہی ہے۔ لیکن ابھی ان کا قحط نہیں ہوا۔ حکومت اپنی انتظامی مشینری میں سے مستعد اور دیانتدار افسروں کی ایک معقول تعداد منتخب کر کے احتساب کا ایک ایسا موثر نظام قائم کر سکتی ہے جس سے ظلم کی روک تھام کے لیے خاطر خواہ کام لیا جا سکتا ہے۔